عزیر احمد راشد (مدرس جامعہ سلفیہ)

اسلامی سال کا آغاز اور اس کے تقاضے

اسلامی سال کی ابتداء محرم الحرام سے ہوتی ہے۔ اسلامی سن کا آغاز استعمال 17 ھجری کو خلافت عمر فاروق رضی اللہ عنہ میں ہوا۔ صحابہ کے آپس میں تبادلہ افکار کے بعد طے پایا کہ سن تاریخ کی بنیاد واقعہ ہجرت کو بنایا جائے اور ابتداء محرم سے کی جائے کیونکہ ذوالحجہ کے بالکل آخر میں ہجرت مدینہ کا منصوبہ طے پایا بعد میں جو چاند طلوع ہوا وہ محرم کا تھا اس لئے ابتداء محرم سے کی گئی۔ (بخاری)

مذاہب عالم میں اس وقت جس قدر سنین مروج ہیں ان کی ابتدا یا تو کسی مشہور انسان کے یوم ولادت سے ہوئی یا کسی واقعہ مسرت و شادمانی سے، مثلاً مسیحی سن کی بنیاد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت سے ہوئی، یہودی سن فلسطین پر حضرت سلیمان علیہ السلام کی تخت نشینی کے ایک پر شوکت واقعہ سے وابستہ ہے۔ بکرمی سن راجہ بکرماجیت کی پیدائش کی یادگار ہے۔ رومی سن سکندر فاتح اعظم کی پیدائش کو واضح کرتا ہے۔

لیکن اسلامی سن ھجری نہ تو کسی انسان کی برتری اور تفوق کو یاد دلاتا ہے اور نہ کسی پر شوکت کارنامے کو، بلکہ واقعہ ہجرت مظلومی اور بے کسی کی ایک ایسی یادگار ہے جو ثابت قدمی، صبر و استقامت، اور راضی برضائے الٰہی کی ایک زبردست مثال اپنے اندر پنہاں رکھتا ہے۔ جس واقعے میں یہ سبق پنہاں ہے کہ اگر مسلمان اعلائے کلمۃ الحق کے صلے میں تمام اطراف و اکناف سے مصائب میں مبتلا کر دیئے جائیں ان کی آواز کو جبراً روکنے کی کوشش کی جائے ان پر عرصہ حیات کو تنگ کر دیا جائے تو اس وقت مسلمان کیا کریں؟

کیا کفر و باطل کیساتھ مصالحت کر لی جائے؟ اپنے عقائد و نظریات میں لچک پیدا کر دی جائے تاکہ مخالفت کا زور ٹوٹ جائے۔ ایسا ہرگز نہیں۔ واقعہ ہجرت ہمیں سبق دیتا ہے کہ ایسے حالات میں بھی اپنے عقائد و نظریات میں لچک پیدا نہ کی جائے اور نہ ہی کفار کو خوش کرنے کیلئے اپنے ہی افراد کے خلاف کاروائی کی جائے بلکہ زمین کا عام خطہ تو کیا اگر مسکن کعبۃ اللہ بھی ہو تو اس کو چھوڑا جا سکتا ہے۔ اسلامی عقائد و نظریات میں لچک پیدا نہیں کی جا سکتی۔ اور طاغوتی طاقتوں کے سامنے جھکنے کی

بجائے قاتلوا الذین لایومنون باللہ ولا بالیوم الآخر ولا یحرمون ما حرم اللہ ورسولہ ولا یدینون دین الحق من الذین اوتوا الکتاب حتی یعطوا الجزیۃ عن یدوھم صاغرون (توبۃ۔پ10) پر عمل کیا جائے۔

چنانچہ واقعہ ہجرت ہمیں بتلاتا ہے کہ ایک مسلمان مصائب سے نکل کر کس طرح کامیابی کا پرچم تھام سکتا ہے پستی وگمنامی سے نکل کر رفعت وشہرت حاصل کرسکتا ہے؟

علاوہ ازیں اس مہینے کو اللہ تعالیٰ نے حرمت والا بنایا ہے لیکن اس کی حرمت کا شہادت حسینؓ سے کوئی تعلق نہیں یہ واقعہ تکمیل دین کے 50 سال بعد رونما ہوا یہ مہینہ زمین آسمان کی پیدائش سے ہی حرمت والا ہے۔ جیسا کہ قرآن کریم نے اس کی حرمت بیان کی ہے۔ ان عدۃ الشھور عنداللہ اثنا عشر شھرا فی کتاب اللہ یوم خلق السموت والارض منھا اربعۃ حرم. (التوبۃ۔پ10)

محرم میں مسنون کام:

اس مہینہ میں مسنون عمل نفلی روزے رکھنا ہے اللہ تعالیٰ کو یہ روزے رمضان کے فرض روزوں کے بعد محبوب ترین ہیں اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ عمل پسندیدہ ہے۔ افضل الصیام بعد رمضان شھر اللہ المحرم. (مسلم شریف عن ابی ھریرۃ)

عاشورہ دس محرم کا روزہ ابتدائے اسلام میں فرض تھا لیکن رمضان کی فرضیت کے بعد اس کی فرضیت ختم ہوگئی ہے۔ استحباب باقی ہے آپؐ نے حکم دیا ہے۔

صوموا یوم عاشوراء وخالفوا الیھود صوموا قبلہ او بعدہ یوما (مسند احمد ج۴ص۲۱) کہ دس محرم کا روزہ رکھو لیکن یہود کی مخالفت کرو وہ صرف دس محرم کا روزہ رکھتے ہیں تم دس کیساتھ 9 کا روزہ بھی رکھو یا ۱۰ کیساتھ ۱۱ محرم کا روزہ رکھو۔

اسی طرح دوسری حدیث میں ہے کہ آپ روزہ رکھتے بھی تھے اور حکم بھی کرتے تھے۔

کان یصوم یوم عاشوراء ویامر بہ (مسند احمد ج۲ص۲۳۹)

بدعات محرم:

ماہ محرم کے حوالے سے مسنون کام صرف روزے رکھنا ہے لیکن لوگوں نے اس مہینے میں ایسی بدعات ایجاد کرلیں ہیں جنکا اس مہینے سے کسی لحاظ سے بھی کوئی تعلق نہیں بنتا، ان بدعات کیوجہ سے اللہ تعالیٰ نے مسنون کام کو سزا کے طور پر ہم سے ختم کردیا جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ما احدث قوم بدعۃ الارفع مثلھا من السنۃ فتمسک بسنۃ خیر من احداث بدعۃ. (مشکوٰۃ باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ ص۲۰ جلد۱)

آج کتنے لوگ ہیں جو مسنون کام یعنی روزے رکھتے ہیں اور کتنے ایسے ہیں جو ان بدعات میں بڑے ذوق سے شامل ہوتے ہیں؟ یقیناً روزے

رکھنے والے آٹے میں نمک کے برابر نظر آئیں گے۔

سالانہ ماتم:

اسلام نے کسی بڑے سے بڑے انسان کی وفات یا شہادت پر سالانہ یوم غم مقرر کرنے اور اس پر نوحہ خوانی کرنے کی ہرگز ہرگز اجازت نہیں دی۔ اگر سالانہ ماتم جائز ہوتا تو حضور اکرم ﷺ سے بڑھ کر اور کوئی اس کا مستحق نہیں تھا اس کا حکم نہ آپ نے دیا نہ صحابہ کرام نے آپ کی وفات کے بعد سالانہ ماتم کیا اس کے برعکس آپ نے نوحہ کرنے والوں پر لعنت کی ہے۔ فرمان رسول ہے: **لعن رسول الله النائحة والمستمعة** (ابوداؤد ج۲ ص۹۰ باب فی النوح)

عن ام سلمة قالت ان رسول الله نهانا عن النياحة (حوالہ ایضا)

پھر اس سے زیادہ سختی کرتے ہوئے فرمایا کہ ماتم کرنے والے ہم میں سے نہیں۔

ليس منا من حلق ومن سلق ومن خرق. (ابوداؤد ص۹۱)

ليس منا من ضرب الخدود وفي رواية من لطم الخدود وشق الجيوب ودعا بدعوى الجاهلية (الجامع الصحیح للامام البخاری ج۱ ص۱۷۳ طبع کراچی)

نوحہ کرنا تو حرام ہے ہی آپ نے تو نوحہ سننے سے منع فرماتے ہوئے کہا کہ نوحہ سننے والے پر لعنت ہو جیسے کہ ابوداؤد شریف کی حدیث میں گزر چکا ہے ہمارے کتنے ہی وہ دین دار بھائی ہیں جو دس محرم کو ایسے مقامات پر بڑے شوق سے جاتے ہیں جہاں نوحہ ہو رہا ہوتا ہے۔

محرم میں سیاہ لباس:

شیعہ حضرات محرم میں سیاہ لباس اظہار غم کیلئے پہنتے ہیں کتنے ایسے افراد ہیں جو شیعہ تو نہیں لیکن اس بدعت میں ان کے شانہ بشانہ چل کر اسلام کے خلاف نفرت کا اظہار کرتے ہیں اور ایسی چیز کا ارتکاب کرتے ہیں جو اسلام نے نہیں بتائی اور اس بدعت میں شیعہ کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں ایسے افراد کے سامنے رسول اللہ کا فرمان رہنا چاہئے **من وقر صاحب بدعة فقد اعان على هدم الاسلام** (مشکوۃ باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ ص۲۰)

اور یہ بھی یاد رکھنا چاہئے **من تشبه بقوم فهو منهم.**

شیعہ حضرات نے سیاہ لباس کو اپنا شعار بنا رکھا ہے حالانکہ سیاہ لباس شیعہ کے باطل فرقے میں بھی ناجائز ہے۔ امام جعفر صادق سے کسی نے پوچھا کہ سیاہ ٹوپی پہن کر نماز پڑھنا کیسا ہے تو انہوں نے کہا کہ یہ تو جہنمیوں کا لباس ہے اس میں نماز نہ پڑھو اور مزید فرمایا کہ رسول اللہ نے بھی اپنے صحابہ کو سیاہ لباس پہننے سے روکا ہے کیونکہ یہ فرعون کا لباس ہے۔

سئل الصادق عن الصلوة في

القلنسوۃ السوداء فقال لاتصل فیھا فانھا لباس اھل النار وقال امیر المومنین(الصادق) فیما علم بہ لاصحابہ لاتلبسواالسواد فانہ لباس فرعون. (حوالہ من لا یحضر الفقیہ ج ۱ص۱۶۲طبع تہران باب مایصلی فیہ ومالایصلی فیہ۔)

حضرت یزیدؒ پر سب و شتم:

• حضرت یزیدؒ پراس مقدس مہینے میں خاص طور پر سب وشتم اورلعن طعن کا بازارگرم کیا جا تا ہے پہلی تو بات یہ ہے کہ لعن طعن کرنا مسلمانوں کا کام نہیں ہے۔دوسری بات یہ ہے کہ ایسے شخص کوتم ملعون کہتے ہوجس کے مغفورلہٗ کی شہادت رسول اللہ نے دی ہے کہ پہلالشکر جوقسطنطنیہ پرحملہ کرے گا انکو اللہ تعالیٰ نے بخش دیا ہے۔اور یزیداس لشکر کا کمانڈرتھاجیسا کہ تاریخ کی معتبر کتب میں اس کی صراحت موجود ہے۔وقد کان یزید اول من غزی مدینۃ قسطنطنیۃ فی سنۃ تسع واربعین.

(البدایۃ والنہایۃ ج۸ص۲۸۰طبع القاھرۃ مسند احمد ج ۵ ص۴۱۶بیروت الامم والملوک ج۵ص۲۳۲)

کہا جاتا ہے کہ مرتد ہوگیا تھا اس لئے کفر کا فتویٰ لگاتے ہیں۔مرتد کیوں ہوا؟ حضرت حسین کو قتل کروایا۔کیاقتل سے کفرلازم آتا ہےالبتہ جرم عظیم ہے۔

واقعہ یہ ہے کہ نہ اس نےقتل کیانہ قتل کروایااور نہ قتل سے قبل یزیدکواس کی اطلاع ہوئی اگرکہاجائے کہ قتل حسین پراگر یہ رضا مندنہ تھاتو قصاص کیوں نہ لیا۔اگراسی وجہ سے یزیدنعوذ باللہ ملعون ہے کہ اس نے قاتلین سے قصاص نہیں لیا تو پھرحضرت علی رضی اللہ نے قاتلین عثمان سےقصاص کیوں نہ لیا؟

چلو ہماری نہیں توچلو ہماری نہیں تو حضرت حسین کے بھائی کی ہی مان لو۔حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے بھائی محمد بن حنفیہ کو کچھ شیعہ حضرات نے کہا کہ یزیدایساویسا ہےشرابی ہے بےنمازی ہے تو انہوں نے ان کی تردیدکردی اورفرمایا:

ما رایت منہ ما یذکرون وقد حضرتہ واقمت عندہ فرایتہ مواظبا علی الصلوٰۃ متحربا للخیر یسال عن فقھہ ولا زما بالسنۃ (البدایۃ والنہایۃ ج۸ص۲۳۳)

• واقعہ کربلاکا بیان بکثرت:

تاریخ اسلام میں شہادت حسین کے متعلق بعض ایسی باتیں درج ہیں جن میں حضرت حسینؓ کو مظلوم بناکراس انداز سے پیش کیا گیا ہے کہ گویاان سے بڑھ کراورکوئی مظلوم نہیں ان میں سے اکثر باتیں بے سند ہیں لیکن ہمارے واعظین ان بے اصل واقعات کوایسےانداز سے پیش کرتے ہیں کہ مجمع سے سسکیوں کی آواز سنائی دیتی ہے اہلسنت کی اکثر مساجد میں اس مضمون کو ہرسال طول دیا جاتا ہے کہ دودو ماہ کے خطبات صرف اسی مضمون کو بیان کرنے میں لگ جاتے ہیں کیا محرم میں صرف سانحہ کربلا ہی پیش آیا ہے۔نہیں بلکہ تاریخ میں اس سے بڑھکر دل

سوز واقعات رونما ہوئے ہیں جن کا تعلق بھی محرم الحرام سنے ہے لیکن ان کو یکسر نظر انداز کر کے واقعہ کربلا کو بیان کرنا رفض و تشیع کا انداز ہے۔ بہتر یہ ہے کہ اس واقعہ کو ہر سال بیان کرنے سے ویسے ہی احتراز کیا جائے تا کہ صحابہ کے متعلق بدگمانیاں پیدا نہ ہوں۔

شہادت حضرت عثمان 18 ذوالحجہ اور حضرت عمر کی شہادت یکم محرم کو ہوئی یہ المناک شہادتیں کچھ کم جگر سوز نہیں۔ ان سب کو نظر انداز کر کے صرف شہادت حسین کو موضوع سخن بنانا کہاں کا انصاف ہے؟

محرم میں شادی:

شیعہ حضرات کا یہ باطل نظریہ ہے کہ محرم میں اہل بیت کو دکھ پہنچا تھا اس لئے ہمیں حق حاصل نہیں کہ اس مہینہ میں خوشی منائیں اب اہل سنت والجماعۃ میں شیعہ کا یہ باطل نظریہ اس قدر سرایت کر گیا ہے کہ وہ بھی محرم میں شادی کرنے کو بری نگاہ سے دیکھتے ہیں اور انہوں نے اس بدعت کو تقویت دینے کیلئے محرم میں شادی کی تقریبات کو بند کر دیا ہے۔ اگر کوئی ایسی جرات کرے تو اس پر فتوے جڑے جاتے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ اگر محرم میں شادی شہادت حسین کی وجہ سے منع ہے تو ربیع الاول میں بالاولیٰ منع ہونی چاہئے تھی کیونکہ اس مہینے میں رسول اللہ ﷺ نے وفات پائی تھی۔ کیا آپ کی وفات کا مسلمانوں کو کوئی غم نہیں؟ ایسے تو پھر سال میں کوئی ایسا مہینہ نہیں بچے گا جس میں کوئی نہ کوئی عظیم شخصیت کی وفات نہ ہوئی ہو۔ صرف محرم میں ہی شادی کو ترک کرنا اہل تشیع کی حمایت ہے۔ جس سے مسلمانوں کو احتراز کرنا چاہئے کیونکہ ومن وقر صاحب بدعة فقد اعان علی هدم الاسلام۔

لفظ امام اور علیہ السلام:

شیعی اندازفکر جس طرح دیگر مقامات میں بھی ہم پر اپنا وقتی تسلط جمائے ہوئے ہے اس طرح یہ بھی شیعی اندازفکر رفتہ رفتہ ہم میں سرایت کرتا جا رہا ہے۔ کہ ہمارے اکثر عوام باقی صحابہ کو نظر انداز کر کے صرف حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما کو امام اور علیہ السلام کے لاحقہ سے پکارتے ہیں۔

وہ کونسی امتیازی خوبی ہے کہ ہم باقی تمام جلیل القدر صحابہ کا نام لیتے وقت تو حضرت اور رضی اللہ عنہ کہیں لیکن حضرت حسن اور حضرت حسینؓ کے ساتھ امام اور علیہ السلام کا اضافہ کریں۔

ہم ان الفاظ کی پرواہ نہیں کرتے شیعہ اس سے اپنے نظریات ہم کو دینا چاہتے ہیں شیعہ کا ایک بنیادی مسئلہ امامت کا ہے ان کے نزدیک امام بھی من جانب اللہ انبیاء کی طرح ہوتے ہیں حضرت حسین بھی 12 اماموں میں سے ایک ہیں اس امامت کے ہم قائل نہیں یہ شیعہ کا باطل نظریہ ہے اور نہ ہی انبیاء کی طرح امام من جانب اللہ ہوتے ہیں اور انبیاء کے

علاوہ کوئی معصوم نہیں ہوتا اس لئے ہمیں چاہئے کہ شیعہ کے اس نظریے کی تردید کریں حضرت حسین کو باقی صحابہ کیطرح حضرت ہی کہیں اور اسی طرح شیعہ کے نزدیک امام انبیاء کی طرح معصوم ہیں اور انبیاء کے ساتھ علیہ السلام کا دعائیہ کلمہ خاص ہے اسی طرح یہ اماموں کے ساتھ بھی علیہ السلام کا لفظ لگاتے ہیں ہم کو اس سے احتراز کرنا چاہئے تا کہ شیعہ کے باطل نظریات کی ترویج نہ ہو۔

پنج تن پاک:

یہ الفاظ جتنے عام ہیں اتنے مضر ہیں ان الفاظ سے بڑھ کر اور کوئی الفاظ نہیں جن سے صحابہ کرام کی توہین ہو اس کا معنیٰ ہے۔ پانچ افراد پاک ان سے مراد شیعہ حضرت محمد ﷺ حضرت علی حضرت حسن حضرت حسین اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہم لیتے ہیں۔ کیا نعوذ باللہ باقی صحابہ وصحابیات پاک نہیں؟ اصل میں یہ بھی شیعہ کا نظریہ ہے کہ چند افراد کے علاوہ باقی تمام وفات رسول کے بعد مرتد ہو گئے تھے۔ پنج تن پاک کے الفاظ سے شیعہ فلسفیانہ انداز سے تمام صحابہ وصحابیات کو منطقی طور پر مطعون کرنے کی راہ نکالتے ہیں اکثر اہل سنت آج کل ان الفاظ کا استعمال کرتے ہیں ان سے احتراز ضروری ہے تا کہ دیگر صحابہ وصحابیات کی توہین کا پہلو نہ نکلے۔

تقسیم کھانا اور سبیلیں:

اس ماہ میں جگہ جگہ پانی اور دودھ کی سبیلیں لگائی جاتی ہیں اور گھروں میں لوگ کھانا پکا کر ثواب کی خاطر بچوں میں تقسیم کرتے ہیں شریعت کا اس سے کوئی تعلق نہیں یہ بدعت بھی شیعہ کی ایجاد کی ہوئی ہے آہستہ آہستہ اہل سنت بھی اس بدعت کا ارتکاب کرنے لگے ہیں۔ کیا پہلے اسلام میں کوئی کمی رہ گئی تھی جس کا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو پتہ نہیں چلا یا پھر رسول اللہ نے اس مسئلہ میں نعوذ باللہ خیانت کی ہے کہ ہم کو بتایا نہیں۔

جیسا کہ امام مالکؒ کا فرمان ہے:

من ابتدع فی الاسلام یراھا حسنة فقد زعم ان محمدا خان الرسالة لان اللہ تعالیٰ یقول الیوم اکملت لکم دینکم فمالم یکن دینا فلا یکون الیوم دینا. (اصول البدع والسنن)

جس نے اسلام میں کوئی بدعت گھڑی پھر اس کو اچھا خیال کرتا ہے اس کو نیکی سمجھتا ہے گویا اسکا گمان ہے کہ محمد ﷺ نے نعوذ باللہ خیانت کی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ میں نے دین کو مکمل کر دیا ہے جو اس وقت دین میں نہ تھا وہ آج بھی دین نہیں۔

اللہ تعالیٰ ایسی بدعات سے تمام مسلمانوں کو محفوظ فرمائے جو قیامت کے دن وبال کا سبب بنیں (آمین)۔

اللھم وفقنا لما تحب وترضیٰ